حکومت جمّوں و کشمیر

جمّوں و کشمیر قانون سازیہ کے مشترکہ اجلاس

سے

عِزت مآب گورنر

جناب این این وہرا

کا

خِطاب

سوموار مورخہ 10 فروری 2014ء

قانون ساز اسمبلی کے عزّت مآب سپیکر صاحب،
قانون ساز کونسل کے عزّت مآب چیئرمین صاحب اور
ریاستی قانون سازیہ کے معزز اراکین،

1- میں ریاستی قانون سازیہ کے اِس مشترکہ اِجلاس میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

2- میری حکومت نے حال ہی میں اقتدار کے پانچ سال مکمل کئے ہیں۔اس دوران حکومت نے عوامی فلاح پر مرکوز پالیسیوں کی تن دہی، وعدہ بندی اور فوری توجہ کے احساس سے پیروی کی ہے۔ریاست کے عوام نے بھی معمول کے حالات اور امن کی بحالی کی جانب گراں قدر حصّہ ادا کیا جو بڑھوتری اور معاشی ترقی کے حصول کے لئے اہم لوازمات ہیں۔

3- ریاست کے تمام خِطّوں کی جامع اور منصفانہ ترقی حکومت کی پالیسی مقاصد کا طرّہ اِمتیاز رہا ہے۔مختلف خِطوں کے عوام کی جائز اُمنگوں کو مدِ نظر رکھ کر حکومت نے نئی انتظامی اِکائیوں کا ایک وسیع نظام قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جوانتظامیہ کو عوام کے قریب تر لائے گا۔یوں 46 نئے سب ڈویژن، 135 تحصیلیں، 177 کمیونٹی ڈیولپمنٹ بلاک اور 301 نیابتیں معرضِ وجود لائی گئی ہیں اور جنہیں بہت جلد فعال بنایا جائیگا۔

4- گذشتہ کئی برسوں کے دوران دہشت گردانہ واقعات میں کمی اور اندرونی سلامتی ماحول میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ سال 2013ء کے دوران گذشتہ سال کی نسبت دہشت گردانہ واقعات میں لگ بھگ 23 فیصد کمی آئی ہے۔ البتہ حدِ متارکہ اور بین الاقوامی سرحد پر جنگ بندی کی 244 خلاف ورزیاں ہوئیں، جو گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ یہ بھی باعثِ تشویش ہے کہ 2012 کے دوران 15 ایسی ہلاکتوں کے مقابلے میں 2013ء میں حفاظتی دستوں کے 53 افراد ہلاک کیے گئے۔ اِن حملوں کو انتہائی سنجیدگی سے لیتے ہوئے تمام ممکنہ تصحیحی اقدام کیے گئے ہیں۔ اُن آفیسران اور اہلکاروں جنہوں نے ہمارے ملک کی علاقائی سالمیت کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جانیں نچھاور کیں، کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ہمیں ملی ٹینٹوں اور سرحد پار اُن کے آقاؤں کی بڑھتی ہوئی مایوسی نیز، اِس سال منعقد ہونے والے دو انتخابات کو درہم برہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کو بھی ذہن میں رکھنا ہوگا۔ سرحدوں پر ہمارے حفاظتی دستوں کو انتہائی چوکسی مسلسل بنائے رکھنا ہوگی۔

5- ریاستی پولیس امن وقانون کی برقراری میں اور شورش مخالف کاروائیوں کے کردار میں اہم رول ادا کررہی ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ آنے والے وقت میں یہ اکثر اندرونی سلامتی چیلنجوں سے اپنے بل بوتے پر نپٹ سکے گی۔

6- ہماری پولیس اور حفاظتی دستوں کے اہلکار مُشکل حالات اور انتہائی آزمائش کُن صورت حال میں مقابلہ آرائی کے دوران جُرات، پیشہ ورانہ صلاحیت اور صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنے کیلئے داد وتحسین کے مستحق ہیں۔ ملی ٹینسی مخالف

کاروائیوں کی انجام دہی کے لئے حفاظتی دستوں کونہایت حساس بنایا گیا ہے تا کہ اِنسانی حقوق کی خلاف ورزی یا جان و مال کا نقصان نہ ہونا یقینی بن جائے۔شورش مخالف کاروائیوں کے دوران جان و مال کے نقصانات کم کرنے کے لئے حفاظتی دستوں کی خاطر نئے معیاری دستور العمل رہنما خطوط کے طور پر اختیار اور لاگو کئے گئے ہیں ۔حکومت کسی قسم کی انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر ZERO TOLERANCE کی پالیسی اور غفلت برتنے والے اہلکاروں کے خلاف سخت کاروائی کرنے کی پابند ہے۔

7- جموں و کشمیر مجموعہ ضابطہ فوجداری میں گذشتہ برس ضروری ترامیم کی گئیں تا کہ ریاستی حکومت VICTIM COMPENSATION سکیم مشتہر کرنے کی اہل بنے جس کامُدعا جرائم کے شکار افراد کا علاج ومعالجہ،نگہداشت اوراُن کی باز آباد کاری کیلئے مالی امداد فراہم کرنا ہے۔

8- سلامتی صورتِ حال میں متواتر بہتری آنے سے حکومت حفاظتی دستوں کوآبادی والے علاقوں سے نکال کر دیگر مقامات پر مامور کر کے اُن کی موجودگی اور تعداد میں بتدریج کمی کرنے کی اہل ہوگئی ہے۔اس طریقہ کار کے نتیجہ میں حفاظتی دستوں کے قبضہ سے سکول، ہسپتال ، ہوٹل ،صنعتی اکائیاں، نجی عمارات اور سینما ہالوں کے بشمول تقریباً 1560 عمارات خالی کرا کے اصل استعمال کیلئے بحال کی گئی ہیں۔ باقی ماندہ عمارات کو جلد ازجلد خالی کرانے کیلئے کوششیں جاری ہیں۔ یہ بھی قابلِ ذِکر ہے کہ شہر سرینگر میں عوامی مقامات سے 54 بنکر ہٹا لئے گئے ہیں۔

9- مجموعی حفاظتی ماحول میں مُسلسل بہتری آنے کی وجہ سے 2012 اور 2013 میں فی برس زائد از 10 لاکھ سیاح ریاست کی سیاحت پر آئے۔ پہلو بہ پہلو، شری ماتا ویشنو دیوی استھاپن کے یاتریوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے، جو 2012ء میں ایک کروڑ کے نشانہ کو پار کر گئی اور گذشتہ سال بھی یاتریوں کی تعداد تقریباً اسی نشانہ کو چھو گئی۔ ریاستی حکومت اور شری امرناتھ جی شرائن بورڈ کی پیہم کاوشوں کی بدولت یاتریوں کو فراہم کی جارہی سہولیات میں نمایاں بہتری ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں 2013ء کی یاترا میں اموات کی تعداد کم ہوئی ہے۔

10- جب کہ عالمی اور قومی معیشتیں مندی کا مشاہدہ کررہی ہیں ریاست کی معیشت، تعمیراتی سیکٹر، تجارت، ہوٹل کاروبار، ٹرانسپورٹ، رسل و رسائل اور دیگر خدمات میں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے باعث ترقی کی طرف گامزن ہے۔

11- رواں مالی برس کیلئے 7300 کروڑ روپے کی کُل مختص منصوبہ جاتی رقومات میں سے، مرکزی اعانتی سکیموں اور مختلف راہنمایانہ پروگراموں کے تحت، ریاستی سرکار نے 4000 کروڑ روپے کی رقومات حاصل کرنے کی خاطر ریاستی حِصص کے طور 1200 کروڑ روپے کی رقم فراہم کی ہے۔ علاوہ ازیں، ماحولیاتی طور حسّاس پروجیکٹوں اور اہم بُنیادی ڈھانچوں کیلئے سرمایہ فراہم کرنے کی خاطر وزیرِ اعظم تعمیرِ نو منصوبہ کے تحت 600 کروڑ روپے کی رقومات مددگار ثابت ہوئی ہیں اور رواں مالی برس میں 12000 کروڑ روپے کیپٹل اخراجات صَرف کئے جائیں گے۔ اس سے معاشی ترقی اور ہمارے سماجی، معاشی بُنیادی ڈھانچہ کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ گذشتہ

چند برسوں سے ریاست میں ہوئی قابلِ لحاظ کیپٹل سرمایہ کاری کے نتائج پہلے ہی عیاں ہو رہے ہیں۔

12- جموں اور لداخ خطّوں کی ترقیاتی ضروریات کے جائزے کیلئے تشکیل شُدہ ٹاسک فورس کی سفارشات ملحوظِ نظر رکھتے ہوئے پہلے دو برسوں میں ریاست نے 550 کروڑ روپے وصول کئے اور 140 کروڑ روپے اس سال دستیاب کرائے گئے ہیں۔

13- ریاست کی آمدن نے مسلسل بڑھوتری دکھائی ہے۔ سال 12-2011ء میں حاصل کردہ 4745 کروڑ روپے ٹیکس آمدن کے مقابلے میں سال 2012-13 میں یہ آمدن 5833 کروڑ روپے تک جا پہنچی ، اس طرح لگ بھگ 23 فیصد کی بڑھوتری درج کی گئی۔ سرکار نے ٹیکس وصولیابی کے طریقہ کار کو الیکٹرانک طریقہ کار میں منتقل کیا ۔ یوں بیوپاریوں کو e-registration اور e-payment جیسی سہولیات فراہم کی ہیں۔ ٹیکسوں کی مؤثر وصولیابی، نیز ٹیکس بُنیاد کو توسیع دینے کیلئے سرکار ٹیکس وصولیابی کے طریقہ کار میں بتدریج اصلاح پر غور کر رہی ہے۔

14- میری سرکار کو یقین ہے کہ بھروسہ منداور جامعہ سماجی واقتصادی ترقی کے حصول کے لئے اعلیٰ معیاری سڑکوں کی تعمیر کے ذریعے روابط قائم کرنا اشد ضروری ہے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ریاستی منصوبہ سے سال 13-2012ء کے دوران آر اینڈ بی سیکٹر کے تحت 2290 کلومیٹر لمبی سڑکوں پر تارکول بچھانے نیز 3625 کلومیٹر سڑکوں پر واٹر باؤنڈ میکڈم (WBM) کے لئے 862.39

کروڑ روپے صَرف کیے گئے۔ رواں مالی برس کے دوران اب تک 1184 کلو میٹر لمبی سڑکوں پر تار کول نیز، 1593 کلو میٹر لمبی سڑکوں پر Water bound Macdam بچھایا گیا۔ سال 13-2012 ء میں 1538 کلو میٹر لمبی سڑکوں کے مقابلے میں رواں مالی برس کے دوران اب تک 1857 کلو میٹر لمبی نئی سڑکوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ NABARD قرضوں کے امدادی پروگرام کے تحت سال 13-2012 کے دوران 161.82 کروڑ روپے کے اخراجات سے 100 پروجیکٹ مکمل کئے گئے اور 265.74 کروڑ روپے کی لاگت کے نئے 90 تعمیراتی کام بھی نابارڈ NABARD نے منظور کئے۔ رواں مالی برس میں نابارڈ کی 17 امدادی سکیموں کو اب تک مکمل کیا گیا ہے اور رواں مالی برس کے اختتام سے قبل 100 کروڑ روپے کی لاگت کے نئے پروجیکٹ بھی منظور کئے جانے کی توقع ہے۔

15- حکومتِ ہند کے سینٹرل روڈ فنڈ (CRF) کے ایک رہنمایانہ پروگرام کے تحت، سال 13-2012ء کے دوران، 39.20 کروڑ روپے کی لاگت کے 5 بڑے پروجیکٹ مکمل کئے گئے اور 46.41 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت کے 5 اضافی پروجیکٹ حکومتِ ہند نے منظور کئے۔ رواں مالی سال میں مرحلہ اوّل کے تحت 19.49 کروڑ روپے کی لاگت سے ستواری۔ کنجوانی روڈ کی فور لیننگ مکمل کی گئی اور 98.10 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت کے 8 نئے پروجیکٹ حکومتِ ہند کو منظوری کیلئے پیش کئے گئے ہیں۔

16- رواں مالی برس کے دوران Special Bridges پروگرام کے تحت، 12.57 کروڑ روپے کی لاگت سے اب تک 13 پُل مکمل کئے گئے جب کہ

سال 13-2012ء کے دوران 56.94 کروڑ روپے کی لاگت کے 42 پُل مکمل کیے گئے ہیں۔ تکمیل شُدہ کاموں میں دریائے توی کے اُوپر چوتھا پُل، بلیان گنکیال پُل، نو پورہ برِ نجن پُل اور نکلورا پُل بھی شامل ہیں۔

17- سال 13-2012ء کے دوران، وزیرِ اعظم تعمیرِ نو منصوبہ کے تحت نارہ بل۔ ٹنگمرگ روڈ 116.00 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل کیا گیا۔ 84.10 کلو میٹر لمبا مغل روڈ جسمیں 7 بڑے پُل شامل ہیں، کو پہلے ہی مکمل کیا گیا ہے۔ مغل روڈ کو کُل موسمی سڑک بنانے کیلئے ایک ٹنل تعمیر کرنے کی تجویز کی پیروی حکومتِ ہند کے ساتھ کی جارہی ہے۔

18- بین ریاستی رابطہ پروگرام Inter-state Connectivity Programme کے تحت بین ریاستی رابطہ میں بہتری لانے کی غرض سے 73.33 کروڑ روپے کی لاگت کی بھدرواہ چمبہ سڑک درد ست لی گئی ہے۔ اس پروجیکٹ کی تکمیل آئیندہ مالی برس کے دوران متوقع ہے۔

19- نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا کی جانب سے پروجیکٹ کے مرحلہ دوم کے تحت 592.47 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے لکھن پور تا سرینگر قومی شاہراہ کی چار لینوں کی تعمیر روبہ عمل لائی جارہی ہے۔ اب تک مرحلہ اوّل کے تحت 115 کلومیٹر لمبی سڑک مکمل کی گئی ہے۔

20- حکومتِ ہند کی وزارتِ روڈ ٹرانسپورٹ اینڈ ہائی ویز نے سال 13-2012ء میں کرگل۔ زنسکار اور بارہمولہ۔ رفیع آباد۔ کپواڑہ۔ ٹنگڈار سڑکیں قومی شاہراہیں قرار دی ہیں۔ ریاستی سرکار، حکومتِ ہند کے ساتھ اِس زُمرہ میں 3 مزید سڑکوں کو شامل کرنے کیلئے ایک تجویز کی پیروی کررہی ہے۔

21- سال 13-2012 کے دوران دیہاتوں کو قابلِ انحصار سڑکوں کے نظام کے ذریعے جوڑنے کیلئے 1774.69 کروڑ روپے کی لاگت سے پردھان منتری گرام سڑک یوجنا کے مرحلہ VIII اور IX کے تحت مرکزی سرکار کی وزارت برائے دیہی ترقی نے 658 سکیمیں منظور کیں، جن سے کُل 3495 کلومیٹر لمبی سڑکوں کو تعمیر کے زُمرے میں لایا گیا۔ اس پروگرام کے آغاز سے اب تک 5037.77 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت کی 1976 سکیمیں 9 مرحلوں میں منظور کی گئی ہیں۔ نومبر 2013 تک، رواں مالی سال کے دوران 134 سکیمیں مکمل کی گئیں نیز حکومتِ ہند PMGSY سڑکوں کی تعمیر کیلئے حصولِ اراضی کی خاطر ریاست کو 710.00 کروڑ روپے کی خصوصی مالی معاونت فراہم کرنے پر متفق ہوئی ہے، جو رقم عام حالات میں اس سکیم کے تحت فراہم نہیں کی جاتی ہے۔

22- یہ باعثِ اطمینان ہے کہ قومی سطح کے ممتاز نیوز میگزین ''انڈیا ٹوڈے'' نے سال 2013ء میں بنیادی ڈھانچے کے فروغ کو بہتر بنانے کیلئے ہماری ریاست کو Best State Award سے نوازا۔ یہ اعزاز مختلف شعبوں میں تکمیل شُدہ، جاری اور شروع کئے گئے بُنیادی ڈھانچہ کے متعدد پروجیکٹوں کے اعتراف میں ہے۔

23- بجلی شعبے کو ہماری معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی تسلیم کرتے ہوئے یہ میری حکومت کی متواتر کوشش رہی ہے کہ ریاست کے پن بجلی وسائل سے فائدہ اُٹھایا جائے۔ مالی سال (14-2013) کے دوران بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم کاری میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ ریاست نے بارھویں اور تیرھویں

پنج سالہ منصوبوں کے دوران 9000 میگاواٹ صلاحیت کے اضافہ کے لئے
جُرات مندانہ منصوبہ مرتّب کیا ہے۔ گذشتہ برس، عزّت مآب وزیرِ اعظم نے
850 میگا واٹ رتیلے ہائیڈرو الیکٹرک پروجیکٹ کا سنگ بُنیاد رکھا
اور 450 میگاواٹ بغلیہار مرحلہ دوم، 47 میگاواٹ لور کلنائی اور
37.5 میگاواٹ پرنائی کی تعمیر پر کام جاری ہے۔ حکومتِ ہند نے ریاست کو
اُڑیشہ میں ایک کوئلہ بلاک بھی الاٹ کیا ہے جس سے ریاست کی مجموعی
صلاحیت میں 600 میگاواٹ تھرمل پاور کا مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے۔
مرکزی شعبے کے تحت اوڑی پن بجلی پروجیکٹ کے 240 میگاواٹ والے
دو یونٹ چالو کئے گئے ہیں اور توقّع ہے کہ یہ پروجیکٹ جلد مکمل کیا جائے گا۔
کِشن گنگا پن بجلی پروجیکٹ پر کام آگے پہنچ چکا ہے۔ آئندہ مالی برس کے دوران،
660 میگاواٹ کیرُو، 560 میگاواٹ کاوَر، 1000 میگاواٹ پَکل ڈل اور
93 میگاواٹ نیو گاندربل جیسے متعدد پن بجلی پروجیکٹوں پر کام شروع ہونے کا
امکان ہے۔ حکومت ریاست میں دو میگاواٹ تک کی صلاحیت کے چھوٹے پن
بجلی پروجیکٹ قائم کرنے کا بھی اِرادہ رکھتی ہے اور اس مقصد کے لئے
2014-15 کے دوران 20 مقامات پر کام شروع کرنے کے لئے کوششیں
جاری ہیں۔

24- سال رواں کے دوران ترسیلی بنیادی ڈھانچہ کو امرگڑھ، شوپیاں اور جوڑیاں کے
مقام پر گرِڈ سٹیشنوں کی تکمیل سے، نیز 220 کے وی ڈبل سرکٹ زینہ کوٹ۔
امرگڑھ ترسیلی لائن کی تنصیب سے کافی تقویّت حاصل ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں،

کانز، کریری، ہادی پورہ ،دیوسر اور شاستری نگر ریسونگ سٹیشن مکمل کیے گئے ۔ سینک کالونی جموں، نند پورہ ، ٹیٹھار، ٹھاٹھری اور دید پیٹھ ریسونگ سٹیشنوں کی صلاحیت بڑھائی گئی ہے۔

25- راجیو گاندھی گرامین ودھیوتی کرن یوجنا (RGGVY) کی عملدرآمد کا مرحلہ دوّم تقریباً شروع ہونے جارہا ہے جو زائد از 9500 بستیوں کو مُستفید کرے گا اور ریاست کی 98 فیصد آبادی کو بجلی کی فراہمی یقینی بنائے گا۔ 1665 کروڑ روپے کی مالیت کا RESTRUCTURED ACCELERATED POWER DEVELOPMENT AND REFORMS PROGRAMME (R-APDRP) حصہ۔ب ،جس کا آغاز رواں برس میں ہوگا، سے 30 نشاندہی شُدہ قصبوں کے موجودہ بنیادی ڈھانچے میں نمایاں بہتری آنے کی اُمید ہے۔ ترسیل اور تقسیم کاری (T&D) میں نقصانات 4.6 فی صد کم ہوئے ہیں اور گذشتہ سال کے دوران AGGREGATE TECHNICAL AND COMMERCIAL (AT & C) نقصانات 9 فیصد کے قریب کم ہوگئے ہیں جو ایک قابلِ لحاظ حصولیابی ہے جس کا اعتراف بجا طور قومی سطح پر کیا گیا۔ اس شعبے میں متعدد اقدامات سے صورتحال میں مزید بہتری کا امکان ہے ۔ توانائی کے تحفّظ کو نظر میں رکھتے ہوئے، ریاست توانائی بچاؤ آلات کے استعمال کو بھی فروغ دے رہی ہے۔

26- ریاستی حکومت، فقط توانائی کے روائیتی وسائل اور بجلی کی پیداوار پر ہی انحصار نہیں کررہی ہے بلکہ ریاست کی توانائی ضروریات پورا کرنے کے لئے شمسی توانائی کو

بروئے کار لانے کی بھی خواہاں ہے۔ دُور دراز اور برقی رو سے محروم علاقوں میں رہنے والے کنبوں کو لگ بھگ 37,700 سولر ہوم لائٹنگ سسٹم فراہم کئے گئے۔ بیک اَپ لائٹنگ سہولیات کے طور 20,000 سولر لائٹنگ سسٹم بھی عوام الناس کو فراہم کئے گئے۔ ریاست میں کئی اداروں میں مختلف صلاحیت کے 43 شمسی توانائی پلانٹ نصب کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں، ریاست میں گزشتہ دو برسوں کے دوران مختلف دیہات میں 500 گوبر گیس پلانٹ قائم کئے گئے ہیں۔

27- میری حکومت ریاست میں طبّی نگہداشت بڑھانے اور اس کی رسائی میں توسیع کی سختی سے وعدہ بند ہے۔ اِس شعبے میں سرمایہ کاری کی بدولت طبّی مظاہر میں قابلِ لحاظ حد تک بہتری آئی ہے اور یہ قومی اوسط سے بھی افضل ہیں۔ یہ باعثِ تشفی ہے کہ 2012ء میں ہماری ریاست ملک بھر میں بنیادی طبّی نگہداشت خدمات فراہم کرنے میں سر فہرست رہی ہے اور ریاست کو 2013ء میں آبادی میں استحکام کے لئے پہلا انعام حاصل ہوا ہے۔ ریاست کے سرکاری میڈیکل کالجوں، اے ایم ٹی، اے این ایم ٹی سکولوں میں نشستوں کی تعداد کو بھی بڑھایا گیا ہے۔

28- حکومت کی طرف سے چلائے جا رہے ہسپتالوں میں معیاری ادویات کی حصولیابی یقینی بنانے کے لئے جموں وکشمیر میڈیکل سپلائیز کارپوریشن کا قیام ایک اہم فیصلہ ہے جعلی ادویات فراہم کئے جانے سے متعلق متواتر شکایات کا خاتمہ کرے گی۔ جموں اینڈ کشمیر نرسنگ کونسل رجسٹریشن ایکٹ، 2012 وضع کیا

گیا اور ادویات کے دیسی نظام کو فروغ دینے کے لئے بالترتیب 32.50 کروڑ روپے اور 25.80 کروڑ روپے کی لاگت سے کشمیر میں ایک یونانی میڈیکل کالج اور جموں میں ایک آیورویدک کالج قائم کیا جارہا ہے۔

29- بنیادی صحت نگہداشت سہولیات کے لئے کپوارہ، اننت ناگ، بارہمولہ، لیہہ، اُودہم پور، راجوری، ڈوڈہ، پونچھ، رام بن، ریاسی اور کشتواڑ کے دُور دراز علاقوں میں گیارہ گشتی طبّی یونٹ فراہم کئے گئے۔ ٹیکہ ایکسپریس پروگرام کے تحت بچوں کو دہلیز پر ٹیکے لگوانے کے لئے اُن کی اٹھارہ INSULATED VANS فراہم کی گئیں۔ کپواڑہ، اننت ناگ، بارہمولہ، ڈوڈہ۔ پونچھ، کٹھوعہ اور سانبہ کے ضلع ہسپتالوں اور بھدرواہ کے سب ضلع ہسپتال کی ضروریات پورا کرنے کے لئے 9 سی ٹی سکین مشینیں حاصل کی جارہی ہیں۔ جموں، کٹھوعہ، راجوری، اودھم پور، پونچھ، کشتواڑ، اننت ناگ، لیہہ، بارہمولہ، کپوارہ، کرگل، سرینگر اور بڈگام کے ضلع ہسپتالوں میں 13 SICK NEO NATAL CARE UNITS کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ریاست کے طبّی سہولیات سے محروم علاقوں میں 676 ذیلی مراکز کے قیام کی منظوری وزارتِ صحت و خاندانی بہبود، حکومتِ ہند نے قومی دیہی صحت مِشن کے تحت دی ہے تاکہ دُور دراز علاقوں میں بہتر طبّی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

30- ٹھاٹھری، ریاسی، سانبہ، بارہمولہ، شالہ ٹینگ، اودہم پور اور ڈوڈہ میں بڑے ہسپتال پروجیکٹ مکمل یا چالو کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ذیلی ضلع سطح پر کیلر، ٹنگڈار، لنگیٹ، شانگس، راجپورہ، خانصاحب اور گگوال میں ہسپتال عمارات

مکمل اور چالو کی گئیں۔ ریاست میں 30 مختلف مقامات پر پرائمری ہیلتھ سینٹر عمارتیں مکمل اور چالو کی گئیں ہیں۔

31- طبّی تعلیم کے شعبے میں سُپر سپیشلٹی ہسپتال جموں، بون اینڈ جوائنٹ ہسپتال برزلہ میں ایک آپریشن تھیٹر بلاک، سرینگر کے لل دید ہسپتال میں دوسو بستروں والا اضافی بلاک، گورنمنٹ میڈیکل کالج سرینگر میں تیمارداروں کے لئے سرائے، اور سرینگر کے ڈینٹل کالج میں طلبہ اور طالبات کے لئے ہوسٹل عمارات کے بشمول، بڑے ہسپتال پروجیکٹ مکمل اور چالو کئے گئے۔

32- دسمبر 2005ء کے دوران ریاست میں قومی دیہی صحت مشن شروع کیا گیا۔ این آر ایچ ایم کا مقصد یہ ہے کہ بنیادی صحت نگہداشت فراہمی نظام میں ڈھانچہ جاتی تصیحات عمل میں لائی جائیں تاکہ عوام خصوصاً غریبوں کے معیارِ حیات میں بہتری لائی جائے۔ مشن کے تحت 86 ''روگی کلیان سمیتیاں'' رجسٹر کی گئیں نیز، دیہی علاقوں میں طبّی عملے کی دستیابی میں اضافے کے لئے 454 سپیشلسٹوں، ڈاکٹروں اور نیم طبّی عملے کو تعینات کیا گیا ہے۔

33- قومی شاہراہوں پر حادثات کے شکار افراد کو فی الفور اور خصوصی طبّی سہولیات فراہم کرنے کی خاطر لیہہ، کرگل، گُنڈ، میر گُنڈ، کنگن، قاضی گنڈ، اننت ناگ، رام بن، مہان پور، اودھم پور اور ٹھاٹھری میں 10 ٹراما سینٹروں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

34- لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کو حکومت اعلیٰ ترجیح دے رہی ہے۔ ریاست نے اِس ہدف کو حاصل کرنے کے لئے نمایاں پیش رفت کی ہے۔ رواں مالی سال کے دوران پینے کے پانی کی سکیموں کی ڈیزائننگ، عمل آوری اور کھ رکھاؤ میں کمیونٹی ساجھے داری کے لئے ایک طریقہ کار وضع کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ 4759 ولیج واٹر اینڈ سینیٹشن کمیٹیاں تشکیل دی گئیں ہیں جو پنچایتی راج اداروں کے اراکین اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، صحت، سماجی بہبود اور دیہی ترقی محکمہ جات کے اہلکاروں پر مشتمل ہیں۔ پہلے مرحلے میں اِن کمیٹیوں کو 14362 ہینڈ پمپ رکھ رکھاؤ کے لئے حوالے کئے گئے ہیں۔ مرکزی اعانتی سکیم NATIONAL RURAL DRINKING WATER PROGRAMME کے تحت 1509 ہینڈ پمپ نصب کئے گئے اور 1818 دیہی سکولوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا گیا۔ پانی کے معیار کے تجزیہ کے لئے ضلع، صوبائی اور ذیلی صوبائی سطحوں پر رواں سال کے دوران 59 نئی لیبارٹریاں قائم کرنے کا حکومت کا ارادہ ہے۔

35- ریاست کی 364 بستیوں میں 2 لاکھ آبادی کا احاطہ کرنے کے لئے پینے کا پانی فراہم کرنے کی خاطر 235 کروڑ روپے صَرف کئے گئے ہیں۔ حکومت نے چک ڈیموں اور آبی ذخائر ڈھانچوں کی تعمیر کے ذریعہ آبی ذخائر کے تحفظ پر بھی توجہ مرکوز کی ہے۔

36- حکومت ترقی اور خوشحالی کے لئے یقینی آبپاشی کی اہمیت سے آگاہ ہے۔ یہ زیادہ سے زیادہ اراضی کو قابلِ کاشت بنانے پر مسلسل توجہ دے رہی ہے۔

رواں مالی سال میں حکومتِ ہند نے ACCELERATED IRRIGATION BENEFIT PROGRAMME کے تحت حد تصرف کو 13-2012ء میں 421 کروڑ روپے کے مقابلے میں 598 کروڑ روپے تک بڑھا دیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت سرمایہ فراہم کرنے کے لئے معتدد سکیمیں تیار کر کے حکومت ہند کو پیش کی گئیں ہیں۔ 209944 ہیکڑ قابل کاشت کمانڈ ایریا کا احاطہ کرنے والی 732.50 کروڑ روپے کی لاگت کی 125 نئ چھوٹی آبپاشی سکیمیں رقومات کی واگذاری کے لئے AIBP کے تحت حکومت ہند کو پیش کی گئیں ہیں۔ اسی طرح 53 کروڑ روپے کی لاگت سے کٹھوعہ کنال مرحلہ دوئم اور 99.09 کروڑ روپے کی لاگت کی سن گلو کنال کی جدید کاری سے متعلق پروجیکٹ وزارت برائے آبی وسائل حکومتِ ہند کو منظوری کے لئے پیش کرنے کی خاطر زیرِ کاروائی ہیں۔ 275.41 کروڑ روپے کی لاگت سے ستوائیں سے بسنت پور تک راوی کنال کے بقیہ حصہ کی تعمیر کیلئے انتظامی منظوری دی گئی ہے اور اس کے ماخذ کے ڈھانچے کی تعمیر کیلئے ٹینڈر طلب کئے گئے ہیں۔ اس کنال کی تعمیر سے جموں، کٹھوعہ اور سانبہ اضلاع میں 1.33 لاکھ ایکڑ اضافی اراضی سیراب ہوگی۔ 46.68 کروڑ، 99.09 کروڑ اور 73.51 کروڑ روپے کی بالترتیب لاگت سے لار، گرمتو اور زینہ گیر کی تین اہم نہروں کیلئے پیش کی گئی تجویز حکومتِ ہند کے زیرِ غور ہے۔

37-فلڈ مینجمنٹ پروگرام کے تحت 4651.46 کروڑ روپے کی لاگت سے 129 پروجیکٹ تیار کئے گئے ہیں جن کو ریاستی سطح کی ٹیکنیکل ایڈوائزری کمیٹی نے منظور

کیا ہے۔حکومتِ ہند کی منظوری اور رقومات حاصل کرنے کے لئے کارروائی جاری ہے۔

38- سال رواں کے دوران J&K WATER RESOURCES کے REGULATION AND MANAGEMENT ACT, 2010 کے تحت پانی کے استعمال کے محصولات کے طور 569.86 کروڑ روپے وصول کئے گئے ہیں۔

39- چونکہ ریاست کی دوتہائی آبادی دیہی علاقوں میں رہائش پذیر ہے، حکومت ان علاقوں کی ہمہ گیر ترقی کے حصول کو بہت ہی زیادہ اہمیت دے رہی ہے۔ مہاتما گاندھی قومی روزگار ضمانت ایکٹ کے تحت 11 لاکھ جاب کارڈ اجراء اور 187 لاکھ ایامِ کار پیدا کرنے کی خاطر 469.75 کروڑ روپے صَرف کئے گئے ہیں۔تقریباً 98000 کام دردست لئے گئے جن میں سے 44529 مکمل کئے گئے۔اِندرا آواس یوجنا کے تحت 18752 مکانات تعمیر کے لئے دردست لئے گئے اور 8968 مکانات پہلے ہی مکمل کئے گئے ہیں۔

40- حکومتِ ہند نے سورن جینتی گرام سوروزگار یوجنا کے بدلے NATIONAL RURAL LIVELHOOD MISSION شروع کیا ہے۔ سٹیٹ مِشن تشکیل دیا گیا ہے اور اِس کا ریاست میں ''اُمید'' کے نام سے اِفتتاح کیا گیا ہے، ریاست میں بسوہلی ،چینی ، خانصاحب اور واگورہ کے چار بلاکوں کو سکیم کی تجرباتی عمل آوری کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ 90,000 خواتین سیلف ہیلپ گروپ قائم کرنے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے اور تاایں دم

چار بلاکوں میں 1450 سیلف ہیلپ گروپ تشکیل دیئے جا چکے ہیں ۔ اِس کا مُدّعا سیلف ہیلپ گروپوں کو معرضِ وجود لانا اور اُن کو بڑے وفاق میں منظّم کرنا ہے تا کہ سرمایہ پیدا کرنے اور قرضہ جات فراہم کرنے کی اُن میں اپنی صلاحیت پیدا ہو۔ پانچ مزید بلاکوں کو جلد ہی ''اُمید'' پروگرام کے دائرے میں لایا جائیگا۔

41- ریاستی سرکار کے اِشتراک سے حکومتِ ہند نے دیہات کے نوجوانوں کو تربیت دینے کی خاطر، بنکوں کے ذریعے اپنائے اور چلائے جا رہے ''دیہی خود روزگار تربیتی اداروں'' کے نظام کے توسط سے ایک نئی سکیم شروع کی ہے۔ جموں و کشمیر بنک یا سٹیٹ بنک آف انڈیا کی طرف سے ریاست کے ہر ضلع میں ایک انسٹچیوٹ قائم کیا گیا ہے۔

42- میری حکومت ریاست میں پنچایتی راج اداروں کو مزید مستحکم بنانے کی وعدہ بند ہے۔ اس سمت میں پنچائتوں کی اثر پزیری، نیز اختیارات غیر مرکوز کر کے اُنکی صلاحیتوں کو جمہوری فیصلے لینے کے قابل بنانے اور اُن کے اَدارہ جاتی ڈھانچہ کو مستحکم کرنے کیلئے اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔ بُنیادی ڈھانچے کی خلیج پُر کرنے کیلئے ایک نئی سکیم کے تحت اوسطاً 2700 آبادی اور لگ بھگ 500 سے 550 کُنبہ جات پر مشتمل ہر پنچائت کو 10 لاکھ روپے فراہم کئے جا رہے ہیں۔

43- ہمارا بُنیادی طور ایک زرعی سماج ہے اور کسان اس کے مضبوط ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ریاست کی تقریباً 70 فیصد آبادی زراعت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ

اپنی گزر بسر کے ذرائع حاصل کرتی ہے۔ اس شعبے کی اہمیت سے آگاہ ہوتے ہوئے کسانوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے حکومت نے زرعی فروغ کی حکمت عملیوں کی از سرِ نو تدوین کی ہے۔ زرعی پیداوار میں گونا گونیت لانے، زیادہ آمدن بخش فصلوں کی کاشت اور مُنسلک سرگرمیوں کو درست لینے کیلئے ترغیبات فراہم کرنے پر توجہ مبذول کی جارہی ہے۔ اس سے زرعی آمدن میں اضافہ ہوا ہے اور قبل و بعد از فصل کٹائی کی سرگرمیوں میں نفع بخش روزگار پیدا کرنے میں مدد ملی ہے۔

44- زعفران اور باسمتی جیسی امتیازی فصلوں کی پیداوار میں اضافے کے لئے اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔ ریاست میں 10-2009 کے دوران 372.18 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری سے شروع کئے گئے زعفران پیداوار کی احیائے نو کے لئے قومی مِشن سے حوصلہ افزاء نتائج دیکھنے کو مِل رہے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ ریاست میں اس سے زعفران کی پیداوار نیز پیداواریت دُگنی ہوجائے گی۔ اب تک 1876 ہیکٹر اراضی کی تجدید کی گئی ہے۔ پانپور میں زعفران کی کھیتی کرنے والوں کو مارکیٹنگ سہولیات بھی فراہم کی جارہی ہیں۔

45- جموں ڈویژن میں زود فصل معیاری باسمتی اور دیگر بیج تیار کر کے کسانوں میں تقسیم کرنے کی خاطر Chakroi Seed Multiplication Farm کو 30 کروڑ روپے کی لاگت سے فروغ اور ترقی دی جارہی ہے۔ اِس پروجیکٹ سے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں اور یہ افرادی قوّت پر ہو رہے اخراجات اپنے ہی وسائل سے پورا کر رہا ہے۔ 11-2010ء کے دوران خوشبو دار

باسمتی چاول کی برآمد میں خاصا اضافہ ہوا جب حکومتِ ہند کی وزارت تجارت نے ریاستی حکومت کی ایماء پر برآمدی طریقہ کار پر نظر ثانی کی۔ حکومت باسمتی کی مارکیٹنگ میں بھی سہولیات بہم کرا رہی ہے۔ کسانوں کی غذائی اجناس کی پیداوار کو بحالتِ مجبوری بکری پر روک لگانے کے لئے گذشتہ چار برسوں کے دوران Market Interventions بھی کئے گئے۔

46- کسانوں کو اپنی مرضی کی معیاری اور جدید فارم مشینری خریدنے کی خاطر ریاستی حکومت اُن کی مدد کے لئے پیہم کوششیں کر رہی ہے۔ کسانوں کو تازہ، صحت مند اور معیاری بیج فراہم کرنے کی خاطر دھان فصل کیلئے جموں میں 26.48 فی صد اور کشمیر میں 25.05 فی صد اور جموں میں گندم کیلئے 32.19 فی صد شرحِ تبدیلی تخم Seed Replacement Rate (SRR) حاصل کی گئی۔ حکومت کا مدعا ہے کہ آنے والے برسوں میں پیداوار کے فروغ کے لئے SELF POLLINATED میں 50 فیصد اور CROSS POLLINATED فصلوں میں 33 فی صد شرحِ تبدیلی تخم (SRR) حاصل ہو جائے۔ بنکوں کے اشتراک سے حکومت نے در دست لی گئی ایک خصوصی مُہم کی وساطت سے 7.25 لاکھ کسان کنبوں میں کسان کریڈٹ کارڈ اجراء کئے ہیں۔ یہ کارڈ اُن کو متعدد فائدے فراہم کرتے ہیں جن کی رُو سے معیار اور مقدار کے لحاظ سے پیداوار میں نمایاں بہتری نظر آ رہی ہے۔ مجھے اس بات کا تذکرہ کرنا چاہیے کہ فقط چار برس قبل ریاست میں محض تقریباً ایک لاکھ کسان کریڈٹ کارڈ اجراء کئے گئے تھے۔

47- باغبانی ریاستی معیشت میں نمایاں حِصّہ ادا کرتی ہے۔ زیرِ باغبانی اراضی جو 2008-09ء میں 3.05 لاکھ ہیکٹر تھی، 2013-14ء کے دوران بڑھ کر 3.50 لاکھ ہیکٹر تک پہنچ گئی ہے۔ اور 2008-09ء میں 16.90 لاکھ میٹرک ٹن میوہ پیداوار 2013-14ء میں بڑھ کر 21.17 لاکھ میٹرک ٹن تک پہنچ چُکی ہے۔ علاوہ ازیں، 2014-15ء میں 25.87 لاکھ میٹرک ٹن تک میوہ پیداوار بڑھانے کے لئے مزید اقدامات اُٹھائے جارہے ہیں۔ خاص توجہ باغات کی تجدید، ذخیرہ بیج کی بہتری اور بعد از میوہ اُترائی کے اقدامات پر دی جارہی ہے تاکہ VALUE CHAIN سسٹم میں پیدا ہوئی آمدنی میں کسانوں کو بڑا حِصہ حاصل ہو جائے۔ اِس کوشش کو ادارہ جاتی بنانے کے لئے ایک SPECIAL PURPOSE VEHICLE کی تشکیل حکومت کے زیرِ غور ہے جو آگے جا کر ایک ہارٹیکلچر بورڈ کی صورت اختیار کرے گا۔

48- پشو پالن ہمیشہ سے ہی زرعی آمدن کا اہم جُز رہا ہے اور اِس کا حِصّہ کُل ریاستی گھریلو پیداوار میں نمایاں ہے۔ اِس شعبے کو مزید تقویت بخشنے کے لئے شیرِ کشمیر یونیورسٹی آف ایگریکلچرل سائینسز اینڈ ٹیکنالوجی جموں کے اشتراک سے ایک EMBRYO TRANSFER TECHNOLOGY پروجیکٹ زیرِ عمل لایا جارہا ہے تاکہ دیگر ممالک سے LIVE GERM PLASM کی درآمد کی ضرورت نہ رہے۔ اس سے پشو پالن میں نئی جان ڈالنے میں مدد ملے گی تاکہ قرابتی نسل کشی کے مسئلہ پر قابو پایا جاسکے۔ بروقت تدارکی اقدام اُٹھانے کے لئے بیماریاں پھیلنے کی فوری اطلاع دینے کی خاطر ایک مرکزی اعانتی سکیم

NATIONAL ANIMAL DISEASE REPORTING SYSTEM کوعمل آوری کیلئے دردست لیا گیا ہے۔

49- سماج کے کم مراعات یافتہ اور غیر محفوظ طبقوں کے طرزِ زندگی کو بہتر بنانے اور اُن کی عزّت و آبرو کی حفاظت کے لئے، خواتین اور بچوں کی نشوونما، سماجی انصاف، سماجی تحفظ نیز اُن کو با اختیار بنانے، قبائلی اور اقلیتوں کی ترقی، ملٹینسی کے شکار افراد کی باز آبادکاری، اور درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل اور دیگر پسماندہ طبقوں کے تعلیمی عروج کے لئے، ریاستی اور مرکزی اعانت کی کئی سکیمیں روبہ عمل ہیں اور اس طرح مختلف کمزور طبقوں کو بلاواسطہ فوائد فراہم کئے جاتے ہیں۔

مربوط سماجی تحفّظ سکیم INTEGRATED SOCIAL SECURITY SCHEME کے تحت رواں مالی سال کے دوران 68920 زیر التواء معاملات منظور کئے گئے ہیں جس سے مُستفیدوں کی تعداد 422500 تک بڑھ گئی اور سکیم کے تحت دسمبر 2013ء تک 8272.88 لاکھ روپے صَرف کئے گئے۔ رواں سال کے دوران لگ بھگ 850 لاکھ روپے صرف کرکے 9332 ملیٹنسی کے شکار اِفراد کو امداد دینے کی تجویز ہے۔

50- NATIONAL SOCIAL ASSISSTANCE PROGRAMME کے تحت بیواؤں اور معذور افراد کے حق میں ماہانہ پنشن 200 روپے سے 300 روپے اور 80 سال یا اس سے زائد عمر کے اِفراد کے لئے 200 سے 500 روپے تک بڑھا دیا گیا ہے۔ رواں سال کے دوران اِس مد میں 138468 مُستفیدوں میں 18 کروڑ روپے تقسیم کئے گئے۔ اِس سے سماجی تحفّظ اور عزّتِ نفس کے ماحول کو بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔

51- درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقوں، جسمانی طور ناخیز اور قومی اقلیتوں جیسے کمزور طبقوں کے طلبہ کو تعلیمی فروغ دینے کیلئے مختلف وظائف سکیمیں زیرِ عملدرآمد ہیں۔ بعد از میٹرک سکالر شِپ سکیم کے تحت 885 لاکھ روپے صَرف کئے گئے جس سے اِن زمروں کے 23000 طُلباء مستفید ہوئے ہیں۔

52-INTEGRATED CHILD DEVELOPMENT SERVICES کے تحت دس لاکھ مُستفیدوں کو اضافی مقوی غذا فراہم کی جارہی ہے اور ریاست میں ایک ہزار مزید آنگن واڑی مراکز قائم کئے جارہے ہیں۔ حاملہ، دُودھ پلانے والی خواتین اور نوزائدوں کی صحت اور اُن کی مقوی غذاؤں کی صورتحال میں بہتری لانے کے لئے اننت ناگ اور کٹھوعہ اضلاع کو تجرباتی بنیاد پر INDRA GANDHI MATRITVA SAHYOG YOJNA کے تحت لائے گئے ہیں۔ دو زندہ بچوں کو جنم دینے والی ماں کو فراہم کی جانے والی نقد ترغیب حال ہی میں 4000 روپے سے 6000 ہزار روپے تک بڑھادی گئی ہے۔

53- گوجر اور بکروال طبقوں سے تعلق رکھنے والے اور پہاڑی بولنے والے طلباء کی بہبود کے لئے ہوسٹل تعمیر کئے گئے ہیں، جہاں اُن کو متعدد خدمات مُفت فراہم کی جاتی ہیں۔

54- دسمبر 2013ء تک خواتین کو مختلف قرضہ سکیموں کے تحت 12.03 کروڑ روپے فراہم کئے گئے نیز اُن کے فروغِ ہُنر اور آگاہی کے لئے 1.22 کروڑ روپے تصرُّف میں لائے گئے۔

55- ہمیں نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے اور اُن کی خاطر روزگار کے مزید مواقع پیدا کرنے کے مشکل چیلنج کا سامنا ہے۔تقریباً72000 خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے فاسٹ ٹریک بُنیادوں پر بھرتی عمل شروع کیا گیا ہے۔ سروسز سلیکشن بورڈ نے اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک تحریری امتحان کا انعقاد کیا جس میں زائد از 3لاکھ اُمیدوار شامل ہوئے۔گزشتہ پانچ برسوں میں ریاست کی مختلف بھرتی ایجنسیوں کی وساطت سے 57000 اُمیدواروں کو روزگار فراہم کیا گیا ہے۔

56- جب کہ میری حکومت تعلیم یافتہ بیروزگار نوجوانوں کو سرکاری شعبوں میں تعینات کرنے کی بھرپور کوشش کررہی ہے پھر بھی اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ ایسے مواقع محدود ہیں اور سرکاری سیکٹر سے باہر روزگار مواقع پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔لہذا میری حکومت نے متعدد سکیمیں اور رہنمایانہ پروگرام متعارف کئے ہیں۔ (SHER- e-KASHMIR EMPLOYMENT AND WELFARE PROGRAMME FOR THE YOUTH جیسے راہنُمایانہ پروگرام کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل لایا جارہا ہے۔رواں مالی سال کے دوران جموں وکشمیر خود روزگار سکیم کے تحت 92.12 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری سے 2844اِکائیاں قائم کی گئیں ہیں۔سیڈ کیپٹل فنڈ سکیم میں سُرعت لائی گئی اور اِس کے لئے 45.00 کروڑ روپے کی رقم دستیاب رکھی گئی ہے۔ریاستی حکومت بیروزگار تعلیم یافتہ نوجوانوں ،جن کی تعلیمی قابلیت میٹرک اور اِس

سے زائد ہو، کو تین سال کے عرصے کے لئے ایک ماہانہ والینٹری سروس الاؤنس (VSA) فراہم کررہی ہے۔ سال 14-2013ء میں سکیم کے تحت اب تک 50647 نوجوانوں کو اس زمرے میں لایا گیا ہے جن میں 22.39 کروڑ روپے VSA کے طور تقسیم کئے گئے۔ ریاست میں تعلیم یافتہ افراد کی بیروزگاری کی صورتحال پر "حمایت" اور "اُڑان" سکیمیں ضرب لگانے کے لئے مستعد ہیں۔

57- حکومت ریاست میں صنعتی شعبہ کی ترقی و فروغ کے لئے وعدہ بند ہے جس سے مزید نوکریاں وجود میں آئیں گی۔ اومپورہ، چھوٹی پورہ، اشموجی، ویسو، گتی، گووِندسر، مجالتہ، بٹل بالیاں اور چنگر اتھنگ کے مقامات پر نئے انڈسٹریل ایسٹیٹس کو فروغ دیا جارہا ہے۔ ریاستی حکومت کی کاوشوں کے نتیجے میں حکومتِ ہند نے ریاست کے لئے صنعتی ترغیبات کے خصوصی پیکیج کو جون 2012 سے مزید پانچ سال کی توسیع دی ہے۔

58- روزگار کے مواقع میں مزید اضافے کے لئے ڈیری، مُرغ پالن و دیگر شعبہ جات میں سال 13-2012ء کے دوران 1600 اراکین پر مشتمل 80 کواپریٹو سوسائٹیاں رجسٹر کی گئیں ہیں۔ رواں مالی سال کے دوران 1000 اراکین پر مشتمل 50 مزید سوسائٹیوں کو اب تک رجسٹر کیا گیا ہے۔ حکومت نے کواپریٹو شعبہ کو مضبوط کرنے کی غرض سے نیشنل کواپریٹو ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے سرمایہ سے Integrated Cooperative Development Project کی عمل آوری کی شروعات کی ہے۔ پہلے مرحلہ میں اننت ناگ اور کٹھوعہ اضلاع کو دردست لیا گیا ہے اور 113 مستفید سوسائٹیوں کو سکیم کی عمل آوری کے لئے 453 لاکھ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ سکیم کو اب سابق بارہ مولہ اور ڈوڈہ اضلاع میں بھی روبہ عمل لایا جارہا ہے۔

59- حکومت کو اِس بات کا اعتراف ہے کہ ایک منصفانہ ریاست کی تعمیر، تعلیم عام اور اِس مقصد کے لئے مطلوب بُنیادی ڈھانچے فراہم کئے بغیر نہیں کی جا سکتی ہے۔ تمام بچوں کو لازمی اور مُفت تعلیم فراہم کرنے کے مقصد سے J&K RIGHT OF CHILDREN TO FREE AND COMPULSORY EDUCATION BILL سرگرمی سے حکومت کے زیرِ غور ہے۔ نئی تعلیمی پالیسی کا مسودہ تیار کرنے کے لئے ریاستی سکول مشاورتی بورڈ تشکیل دیا گیا ہے۔ سرو شِکھشا ابھیان اور راشٹریہ مدھیامک شِکھشا ابھیان کے تحت 3656 سکول عمارتیں مکمل کی گئیں ہیں اور ایسی 15050 عمارتیں جلد ہی مکمل کی جائیں گی۔ تعلیم بالغان پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ساکھشر بھارت مِشن 20 اضلاع میں شروع کیا جا چکا ہے۔ خانہ بدوش آبادیوں کے لئے مزید 100 گشتی پرائمری سکول کھولے جانے کی بھی تجویز ہے۔

60- اعلٰے تعلیم اور درس وتدریس کے شعبہ میں مزید مواقع پیدا کرنے کے لئے ریاستی منصوبہ کے تحت 12 نئے ڈگری کالج منظور کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں، مرکزی زیرِ کفالت سکیم ESTABLISHMENT OF COLLEGES IN EDUCATIONALLY BACKWARD DISTRICTS کے تحت 11 کالج منظور کئے گئے ہیں۔ وزیرِ اعظم تعمیرِ نو منصوبہ مرحلہ اوّل کے تحت 14 ڈگری کالج عمارتوں کی تعمیر مکمل کی گئی ہے۔ مرکزی وزارت برائے فروغ انسانی وسائل نے RASHTRIYA UCHCHATAR SHIKSHA ABHIYAN کا آغاز کیا ہے جس میں ریاستی حکومت نے پہلے ہی اپنی شرکت کی آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ اِس

مقصد کے لئے قریب 900 کروڑ روپے کا ایک پیشگی منصوبہ تشکیل کے مرحلہ میں ہے جو سٹیٹ ہائر ایجوکیشن کونسل کے سامنے منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

61- یونیورسٹی آف کشمیر کی ترقی اور اس کے کرگل، لیہہ، کپوارہ اور شمالی اور جنوبی کیمپس قائم کرنے کے لئے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے 85 کروڑ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ اسی طرح اودہم پور، رام نگر، بھدرواہ، پونچھ، کشتواڑ، کٹھوعہ اور ریاسی میں یونیورسٹی آف جموں کے کیمپسوں کے لئے 117 کروڑ روپے منظور کئے گئے ۔ اِن اقدامات سے ریاست کے اِنسانی وسائل اور دانشورانہ اثاثہ کو مزید تقویت حاصل ہوگی۔

62- نوجوانوں کے روزگار پانے کی صلاحیتوں کو بڑھاوا دینے کے پیش نظر حکومت نے مرکزی زیر کفالت سکیم SUBMISSION ON POLYTECHNICS UNDER COORDINATED ACTION FOR SKILL DEVELOPMENT کے تحت 18 پالی ٹیکنک کالج منظور کئے ہیں جن کے لئے 396 اسامیاں بھی وجود میں لائی گئیں ہیں۔ حکومت ہند کی وزارت برائے نئ اور قابلِ تجدید توانائی نے 8.06 کروڑ روپے کی لاگت سے ریاست کے تین گورنمنٹ پالی ٹیکنکوں میں 100 کلو واٹ صلاحیت کے تین شمسی توانائی پلانٹ منظور کئے ہیں جو نصب اور چالو کئے گئے ہیں۔

63- کنگن، پانپور، روہامہ، لال پورہ، سیر ہمدان، دھرماری، بھلیسہ، کالاکوٹ اور سورنکوٹ میں 9 خواتین صنعتی تربیتی ادارے قائم کئے گئے ہیں اور اِن تمام صنعتی تربیتی اداروں میں تدریسی اور ورکشاپ بلاک عمارتوں کی تعمیر مکمل کی گئی ہے۔

64- حکومت عوامی تقسیم کاری نظام کو استوار کرنے کی وعدہ بند ہے تا کہ اس نظام کو بلا کوفت بنایا جائے ۔ریاست میں END TO END COMPUTERISATION OF PDS متعارف کیا گیا جس کا مُدّعا نظام میں شفافیت اور اہلیت لانا ہے۔اِس مقصد کے لئے حکومتِ ہند نے 14-2013 کے دوران 611.27 لاکھ روپے اور ریاستی حکومت نے اپنے حصّہ کے 100 لاکھ روپے واگذار کئے ہیں۔ایل پی جی کی آسان دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے حکومت نے RAJIV GANDHI GRAMIN LPG VITARAN کے تحت تمام دیہی بلاک ہیڈ کوارٹروں پر نئے تقسیم کاری مراکز اور شہری علاقوں میں باضابطہ تقسیم کاری مراکز کھولنے کی خاطر 142 مقامات کی نشاندہی کی ہے۔ علاوہ ازیں بعض دیگر شہری علاقوں کے ساتھ ساتھ جموں اور سرینگر شہروں کی میونسپل حدود کے اندر 100 فیصد HOME DELIVERY کو یقینی بنایا گیا ہے نیز دیہی علاقوں میں بھی 100 فیصد HOME DELIVERY کو یقینی بنانے کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں۔

65- شہری علاقہ جات میں بنیادی ڈھانچے کو بڑھاوا دینا میری حکومت کی اعلیٰ ترجیح رہی ہے۔نئی ہاؤسنگ کالونیوں کا قیام سرگرمی سے حکومت کے پاس زیرِغور ہے۔راجیو آواس یوجنا کے تحت ایکشن پلان مرتب کئے جارہے ہیں تا کہ کم لاگت کی رہائشی اکائیاں فراہم کر کے شہروں اور قصبوں کو جھونپڑ پٹیوں سے پاک کیا جائے۔ رواں مالی سال کے دوران کئی نکاسی سکیموں پر شہری علاقہ جات میں 20 کروڑ روپے صرف کئے جارہے ہیں۔564 کروڑ روپے

کی تخمینہ لاگت سے سرینگر اور جموں شہروں میں ایکسپریس CORRIDOR اور فلائی اُوور نیز MULTI TIER پارکنگ تعمیر کرنے کے 6 پروجیکٹ مرکزی سرکار کو Jawahar Lal Nehru National Urban Renewal Mission کے تحت رقومات کی فراہمی کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ 130 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے جنرل بس سٹینڈ جموں میں Multi Level Parking کی تعمیر کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے ہیں نیز ایسی ہی پارکنگ کی تعمیر ٹاؤن ہال جموں میں پہلے ہی در دست لی گئی ہے۔ 32.22 کروڑ روپے اور 5.95 کروڑ روپے کی بالترتیب تخمینہ لاگت سے شالہ ٹینگ اور کٹڑہ میں بس اڈوں کی تعمیر کا کام در دست لیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں 11 قصبوں میں بس اڈوں کو ترقی دینے کیلئے تعمیری کام بھی ہاتھ میں لئے گئے ہیں۔ ریاست کے کیپٹل شہروں و دیگر قصبہ جات میں 20 کمیونٹی ہال تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

66- حکومت اس بات میں یقین رکھتی ہے کہ ماحولیاتی نظام کو تحفظ دیئے بغیر ہم صاف سُتھرے اور صحت مند ماحول کی تمنا نہیں کر سکتے ہیں۔ اس سمت میں جھیل وُلر کو تحفظ دینے کیلئے وُلر کنزرویشن اینڈ مینجمنٹ اتھارٹی تشکیل دی گئی ہے جس کیلئے حکومتِ ہند نے 120 کروڑ روپے منظور کئے ہیں جو مرحلہ وار طریقہ سے واگذار کئے جائیں گے۔ COMPENSATORY AFFORSTATION MANAGEMENT AND PLANNING AUTHORITY فنڈ مینجمنٹ اینڈ پلاننگ اتھارٹی کے تحت، 405136 لاکھ روپے کی تخمینہ لاگت سے

43 پروجیکٹ اب تک روبہ عمل لائے گئے ہیں۔ شدید تباہ شُدہ جنگلاتی علاقوں نیز ناجائز تجاوزات سے مانوس جنگلاتی رقبہ جات اس پروگرام کے دائرہ میں لائے جارہے ہیں۔ 2.40 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے ضلع راجوری کے ڈیرا کی گلی کے مقام پر متعارف کئے گئے ماحولیاتی سیاحت کو تجرباتی بنیادوں پر چالو کیا جارہا ہے، جسے اس کے اثرات کا جائزہ لینے کے بعد دیگر مقامات پر بھی دہرایا جائے گا۔ گذشتہ پانچ برسوں کے دوران نئی شجر کاری کے تحت 16.098 ہیکٹر اراضی کا احاطہ کیا گیا۔ ریاستی/ضلعی منصوبوں کے تحت 105.40 لاکھ پودے لگائے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں، سوشل فارسٹری پروگرام کے تحت اپنا سبز سونا بچانے کیلئے 9,008 ہیکٹر رقبہ جنگلات پر 122 لاکھ پودوں کی شجر کاری کی گئی ہے۔

67- موثر حکمرانی کو یقینی بنانے کی خاطر انفارمیشن ٹیکنالوجی کو ایک اہم ہتھیار کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہوئے میری حکومت نے اس شعبہ کو مستحکم کرنے کیلئے کئی اقدام اُٹھائے ہیں۔ سٹیٹ ڈاٹا سینٹر، جو کہ ڈاٹا بیسز اور Departmental Applications کا ایک مرکزی مخزن ہے، کو مارچ 2013 میں نافذ العمل کیا گیا۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے طریقِ عمل کا اطلاق پہلے ہی کامیابی کے ساتھ، عملہ اور انسانی وسائل کے انصرام، بائیو میٹرک حاضری، انتخابی فہرست کے انصرام، الیکٹرانک Benefit ٹرانسفر اور وصولیابیاں نیز گاڑیوں کی رجسٹریشن، پیدائش و اموات اسناد کی اجرائی، سرحدی علاقوں میں ترقیاتی کاموں کی نگہبانی اور بیماریوں کا پتہ لگانے میں استعمال کیا گیا ہے۔

68- ہماری ریاست پوری دُنیا میں حسین نظاروں کیلئے مشہور ہے۔ یہ حکومت کی کاوش ہے کہ اس ریاست کی خوبصورتی کے لامحدود امکانات تلاش کئے جائیں تاکہ یہ پوری دُنیا میں انتہائی ترجیحی سیاحتی مقام بنے۔ منجملہ دیگر امُور کے، میری حکومت کی توجہ ریاست کی منفرد ثقافت کو اُجاگر کرنے نیز اس کے فن وہُنر کے تحفظ کی طرف مرکوز ہے۔ اس کوشش میں سال 14-2013ء کے دوران Rural Tourism Scheme کے تحت حکومتِ ہند کی وزارت سیاحت نے 8.48 کروڑ روپے کی لاگت سے 14 دیہات کیلئے پروجیکٹ منظور کئے ہیں۔

69- ریاست بھر میں گالف کورسُوں کو وجود میں لانے نیز اُنکے موٴثر انصرام کے لئے جموں وکشمیر گالف ڈیولپمنٹ اینڈ مینجمنٹ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ گذشتہ برس کے دوران بین الاقوامی شہرت یافتہ موسیقار زُبین مہتہ نے شالیمار باغ میں موسیقی پروگرام ''احساسِ کشمیر'' منعقد کیا جس کو براہ راست پوری دُنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور جس سے کشمیر کو بحیثیت ایک محفوظ سیاحتی مقام نہ ہونے کے تصوّر کو رفع کرنے میں مدد ملی۔

70- موٴثر، شفاف اور جوابدہ انتظامیہ فراہم کرنے کی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے میری حکومت نے جموں وکشمیر عوامی خدمات ضمانت ایکٹ 2011 (J&K PUBLIC SERVICES GUARANTEE ACT,2011) جیسی عوام دوست قانون سازی وضع کی ہے۔ مذکورہ ایکٹ کے تحت احاطہ کی ہوئی خدمات میں اس سال مزید نئی 11 خدمات کو شامل کرکے اُن کی کُل

تعداد 80 کردی گئی ہے۔ رشوت ستانی کے خلاف جنگ کو آگے بڑھاتے ہوئے، انسدادرشوت ستانی ایکٹ کو مزید سخت بنانے کی خاطر مناسب ترامیم تجویز کی جارہی ہیں۔ ترقیاتی پروگراموں میں مکمل جوابدہی اور شفافیت کو یقینی بنانے کی خاطر حکومت نے نظر گزر رکھنے کے لئے فریق سوم متعارف کیا ہے۔ ریاستی حکومت نے RESULT FRAME WORK DOCUMENT جوایک نیا تصوّر ہے اور جس کا مقصد انتظامیہ کو نتیجہ خیز بنانا نیز کارکردگی کا سائنسی خطوط پر تجزیہ کرنا ہے، کی عمل آوری کیلئے قومی سطح پر دادِ تحسین حاصل کی۔

71- معزز ممبران۔ ہم سب ایک خوشحال جموں وکشمیر کے لئے خواہاں ہیں جس کی بنیاد بھائی چارہ، صبر وتحمل اور ہم آہنگی کی پسندیدہ قدروں پر رکھی گئی ہے۔ اِن مقاصد کے حصول میں ہم بڑی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ ہماری پیش رفت تب ہی زیادہ بامعنی ہوگی جب سماج کے تمام طبقہ جات ہماری کامیابیوں کا فیض پائیں۔ حکومت حاشیہ پر کھڑے عوام کے چہروں پر شادمانی لانے کے لئے جامع ترقی میں یقین رکھتی ہے۔ ہمارا یہ سفر تب تک جاری رہے گا جب تک کہ 'نیا کشمیر' کا خواب جو ریاست کے بانی کاروں نے دیکھا تھا، شرمندہ تعبیر نہ ہو۔

72- میں نے اس خطبہ میں آپ کے سامنے حکومت کی کارکردگی اور کامیابیوں کا اجمالی خاکہ پیش کیا ہے ۔ میں متمنی ہوں کہ قانون سازیہ کے تمام معزز ممبران ریاست کے لوگوں کو درپیش گوناگوں مسائل پر ہونے والے معلوماتی اور بامعنی بحث ومباحثہ میں شرکت کریں۔

۔۔جے ہند۔